السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

دعا میں انسان کے ان شاءاللہ کہنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

دعا کرتے وقت انسان کو چاہیے کہ وہ یہ نہ کہے کہ اے اللہ! تو چاہے تو اس دعا کو قبول کر لے، بلکہ دعا پورے عزم اور رغبت سے کرنی چاہیے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو کوئی مجبور تو نہیں کر سکتا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

ادعونى أَستَجِب لَكُم ... ٦٠ سورة المؤمن

''تم مجھ سے دعا کرو میں (تمہاری دعا) قبول کروں گا''

اللہ تعالیٰ نے چونکہ قبولیت دعا کا وعدہ فرمایا ہے، لہٰذا اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ انسان یہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو دعا قبول فرمالے کیونکہ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے کو دعا کی توفیق عطا فرما دیتا ہے تو وہ یا تو اس کی دعا کو شرف قبولیت عطا فرما دیتا ہے یا اس دعا کی برکت سے اس سے کسی شر کو دور فرما دیتا ہے یا روز قیامت کے لیے اسے ذخیرہ کر دیتا ہے۔ نبی ﷺ نے بھی فرمایا ہے:

لايَقولَنَّ أَحَدُكُمُ اللَّهُمَّ اغفِرلى، اللَّهُمَّ ارحَمنى، إن شِئتَ. ليَعزِمِ المَسألَةَ، فَإِنَّهُ لا مُكرِهَ لَهُ".) (صحيح البخاري الدعوات باب ليعظم المساله فانه لامكره له حديث: 6339، 7477 و صحيح مسلم الذكر والدعا باب العزم بالدعا) الخ حديث: 2679

''یا تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ "یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے۔ میرے مغفرت کر دے" بلکہ یقین کے ساتھ دعا کرے کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔''

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا نبی ﷺ سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپ مریض سے فرمایا کرتے تھے:

(لاباس طهور انشاء الله تعالى)) (صحيح البخاري المرض باب عيادة الاعراب ح: 5656)

''اس میں کوئی حرج نہیں یہ بیماری ان شاء اللہ گناہوں سے پاک کر دے گی۔''

تو ہم عرض کریں گے کہ ہاں! یہ نبی ﷺ سے ضرور ثابت ہے، مگر یہ الفاظ دعا کے باب سے نہیں ہیں بلکہ ان کا تعلق تو باب خبر اور امید سے ہے، لہٰذا آداب دعا میں سے یہ ایک اہم ادب ہے کہ انسان پورے جزم اور وثوق کے ساتھ دعا کرے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص191

محدث فتویٰ